سوال

(44) اذان میں جب اشھدان محمد الرسول اللہ کہا جاتا ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ اذان میں جب اشھدان محمد الرسول اللہ کہا جاتا ہے ، یا جمعہ کے خطبہ میں جب اللہم [1] انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آتا ہے تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگالیتے ہیں یہ فعل کیسا ہے ، کتب احادیث وفقہ یا قول ائمہ سے پایا جاتا ہے یا نہیں اور اگر کہیں سے اس کا جوازثابت نہیں تو اس کے کرنے والے کیسے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اس فعل سے آنکھ کی روشنی تیز ہوتی ہے اور اس کو فرمودہ رسول بتاتے ہیں ، اس کا پتہ بھی کچھ حدیث وفقہ میں کہیں لگتا ہے یا نہیں ۔ بینوا توجروا

---

[1] اے اللہ اس کی مدد کرو جو محمد ﷺ کے دین کی مدد کرے اور اس کو ذلیل کر جو محمد ﷺ کے دین کو ذلیل کرے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مرقومہ میں معلوم کرنا چاہیے کہ دنیا فانی ہے چند روز کی زندگانی ہے ، مرنا برحق ہے ، جہاں تک ہوسکے اتباع جمیع امور میں سنت سرور کائنات ﷺ کا ہونا چاہیے ، کیونکہ فلاح دارین اسی میں ہے اور اپنی طرف سے ایجاد ہر گز نہ کرنا چاہیے اگرچہ وہ عند الطبع مرغوب و مستحسن ہو، جیسے کہ یہی امر یقینی تقبیل ابہام وغیرہ جہاں عوام کالانعام بلکہ بعض بعض خواص کے نزدیک بھی بہتر واحسن معدود شمار کیا جاتا ہے حالانکہ یہ امر یعنی چومنا انگوٹھوں وغیرہ کا عند التاذین یا عند قول الخطیب اللہم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخ صحابہ کرام نے مع [1] انہ لم یکن شخص احب الیھم منہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کما جلد فی الحدیث اور نہ کسی امام نے ائمہ اربعہ میں سے کیا اور جو فعل نہ حضرت ﷺ سے ثابت ہوا اور نہ صحابہ کرام سے اور نہ ائمہ اربعہ سے تو وہ کام بدعت اور مردود ہوتا ہے ۔ ق ال الامام الجلیل السیوطی الاحادیث التی روایت فی تقبل الانامل وجعلھا علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن المؤذن فی کلمة الشھادة کلھا موضوعات انتھی مافی الرسالة المسماة بتسیر المقال للامام الکبیر الشیخ جلال الدین السیوطی ، یعنی جس قدر حدیثیں درباره چومنے انگوٹھوں وغیرہ کے لوگ نقل کرتے ہیں ، سب کی سب موضوع اور بناوٹی جھوٹی ہیں اور ماہر فن لکھتے چلے آتے ہیں کہ یہ حدیثیں بے اصل ہیں اور پایہ صحت کو نہیں پہنچتیں ۔ کذا قال الشیخ محمد طاہر الحنفی والملا علی القاری الحنفی والشیخ الشوکانی المحدث وغیر ہم فی کتبھم المشھورة المنسوبة الیھم اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے فتوے تقبیل العینین میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اس فعل کو سنت جان کر کرے وہ بتدع اور کرنا اس کا بدعت ہے اور بہت علمائے ماہرین اس فعل کو بدعت کہتے ہیں ۔ بخوف طول ترک کیا اور مولانا الشیخ یعقوب چرخی نے خیر الجاری شرح صحیح بخاری میں صاف صاف اس فعل کو بدعت لکھا ہے ، الغرض یہ فعل ہر گز درست نہیں بلکہ بدعت ہے ۔

اقول :

افسوس صد افسوس مسلمان دینداروں پر کہ جو حضرت ﷺ نے خود تعلیم فرمایا کہ یہ اذان کے وقت یا اس کے بعد کہا کرو اس کو ترک کیا اور اپنی طرف سے بہت سی باتیں ایجاد کرلیں۔ حضرت نے فرمایا ہے کہ جیسے مؤذن کہتا ہے، ویسے ہی کہو، تمام گناہ صغائر معاف ہوجائیں گے، بعد ختم اذان کے درود شریف پڑھے، اور یہ دعا اللھم[2]رب ھذا الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدہ الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمود الذین وعدتہ۔ بس یہاں تک پڑھے، حضرت کی شفاعت اس کے لیے واجب ہوجائے گی اور بعض لوگ وعدتہ کے پیچھے اور چند کلمات پڑھتے ہیں، وہ درست وثابت نہیں ہیں کیونکہ کسی صحیح حدیث شریف میں نہیں آئے اور جو بعض لوگ اذان کے بعد یعنی کلمہ لاالہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ زیادہ کرکے پڑھتے ہیں، یہ بھی نادرست ہے، یعنی محمد رسول اللہ قرآن شریف وغیرہ میں آیا ہے، ولیکن خاص اس محل میں شارع سے ثابت نہیں ہوا جو امر شارع سے ثابت ہو وہی کرنا چاہیے نہ یہ کہ اپنی طرف سے ایجاد کرلینا یہ بہت مذموم ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب عطاس یعنی چھینک کوئی لیوے تو کہے الحمد للہ اور سننے والا یرحمک اللہ کہے، یہ شارع کا حکم تھا تو صحابہ کرام کے وقت ایک شخص نے عطاس لے کر الحمد للہ السلام علیکم کہا، تب سالم صحابی نے کہا وعلیک وعلی امک یعنی تیری ماں پر اور تجھ پر سلام ہو، پس وہ شخص کچھ خفا سا ہوا، تب سالم نے فرمایا کہ بھائی خفا کیوں ہوتے ہو میں نے کچھ بے جا کلمہ نہیں کہا، اسی طرح حضرت کے پاس ایک شخص نے کہا تھا جیسا کہ تم نے چھینک کے بعد کہا تو حضرت نے بھی ایسا کہا جیسا کہ میں نے کہا، تب حضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ محل سلام کہنے کا نہیں ہے۔ ھکذا فی الترمذی وابی داؤد والمشکوۃ وغیرہا من کتب الحدیث۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک شخص نے چھینک لی بعد اس نے کہا الحمد للہ[3] والسلام علی رسول اللہ تو عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ سب تعریف اللہ پاک کو ہے اور درود رسول پر ہے ولیکن یہ محل درود وغیرہ کا نہیں ہے جس طرح حضرت ﷺ نے تعلیم کی ہے یعنی الحمد للہ کہنا چاہیے ویسا ہی کرو، اور یہ اس محل پر ہم کو حضرت نے تعلیم نہیں کیا، کذا فی المشکوۃ

اب ارباب فطانت پر مخفی نہ رہے کہ، معاذ اللہ کچھ محمد رسول اللہ کا انکار نہیں ہے ولیکن عرض یہ ہے کہ اس کا یہ محل نہیں ہے، اس محل میں ادعیہ واذکار جو وارد ہیں ان کا کہنا چاہیئے اور شیخ عبدالحق حنفی دہلوی نے بھی یہی لکھا ہے کہ محمد رسول اللہ کا یہ محل وموقع نہیں ہے، کہنا نادرست ہے، کذا فی اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ للشیخ عبدالحق دہلوی انتہی۔

اب معلوم کرنا چاہیے کہ مسنون طریقہ بعد اذان کے یہ ہے، اوّل تو جس طرح مؤذن کہے اللہ اکبر تو سننے والا بھی اسی طرح کہے۔ جب مؤذن اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی یوں ہی کہے، جب مؤذن اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے تو سننے والا بھی اشھد ان محمدا رسول اللہ اور انگوٹھے وغیرہ نہ چومے، کیونکہ یہ بدعت ہے، کما مر، اور جب مؤذن حی علی الصلوۃ کہے، تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہے، تو سننے والا کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم اور بعض بوقت سننے ان ہر دو کلمہ کے یعنی حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح کہتے ہیں ماشاء اللہ کان ومالم یکن یہ نادرست ہے اور بے اصل بات ہے۔ ہکذا فی شرح الشیخ عبدالحق حنفی الدہلوی اور جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو سننے والا بھی اللہ اکبر کہے اور جب مؤذن کہے لا الہ الا اللہ تو سننے والا بھی لا الہ الا اللہ کہے، بس اور محمد رسول اللہ نہ ملاوے کیونکہ یہ محل نہیں ہے بلکہ بدعت ہے، افسوس جہالت نے ایسا زور پکڑا ہے کہ جو حق بات ہے وہ ناحق اور باطل معدود کی جاتی ہے اور جو بات باطل اور بے اصل ہے، وہ مروج اور دائرہ حق میں شمار کی جاتی ہے، سچ فرمایا ہے، رسول مقبول ﷺ نے کہ جب سنت کی جگہ بدعت اور بے اصل بات قائم کی جائے تو سنت تو نیست ونابود ہوجاتی ہے اور بے اصل بات گڑ اور جم جاتی ہے۔ کذا فی المشکوۃ۔ حقیقت میں یہی حال ہے کہ سنت متروک اور بدعت مروج ہو رہی ہے اور جب تکبیر میں قد قامت الصلوۃ (نماز کھڑی ہوگئی) کہے تو سننے والا اقامہا اللہ وادامہا (اللہ اسے کھڑا کھے اور ہمیشہ رکھے) کہے اور کچھ نہ کہے اور باقی کلمات کا جواب جیسا اوپر مذکور ہوا ویسا ہی کہے اور جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم (نماز سونے سے بہتر ہے) کہے تو سننے والا بھی الصلوۃ خیر من النوم کہے اور کچھ نہ کہے یعنی صدقت وبررت وغیرہ نہ کہے، کیونکہ اس کا ثبوت حدیث میں نہیں ہے پس بعد فراغت جواب مؤذن درود شریف اور مذکورہ بالا دعا پڑھے اور اپنے یا غیر کے لیے جو دعا مانگے قبول ہوگی، یہ مسنون طریقہ ہے، باقی بدعت ہے فقط واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والماب حررہ العاجز ابو محمد عبدالوہاب الفنجابی الجھنگوی ثم الملتانی نزیل الدھلی تجاوز اللہ عن ذنبہ الحنفی والجلی فی اواخر شہر المحرم 1306ھ

(سید محمد نذیر حسین)

[1] حالانکہ کوئی شخص بھی صحابہ کرامؓ سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے محبت کرنے والا نہیں ہے۔

[2] اے اللہ اس پوری دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد (ﷺ) کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر پہنچا جس کا آپ سے تو نے وعدہ کیا ہے۔

[3] سب تعریف اللہ کے لیے اور رسول اللہ پر سلام ہو۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01